بہشت اعمال درج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۳۰ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۲۷

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۹ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۲۹ ستمبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ ہمارا رواں سال قریب الاختتام ہے صرف ایک ماہ باقی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ چندوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں ان پر جو فرض عائد ہوتا ہے اس سے سالانہ اجتماع سے پہلے پہلے سبکدوش ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○ مکرم ملک فضل دین صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بندش پیشاب کی تکلیف تھی۔ ان کا اپریشن لائل پور ہسپتال میں ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب جماعت نے خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر بزرگان سلسلہ سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دلی دعاؤں کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○ ربوہ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۶ء دس بجے صبح جھنگ ڈسٹرکٹ ہائی سکولز ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کا ایک خاص اجلاس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے مختلف مقامات سے آئے ہوئے بیس ہیڈ ماسٹر صاحبان شامل ہوئے۔ ممبران ایسوسی ایشن نے متعدد تعلیمی و تربیتی امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ اڑھائی گھنٹے کے اجلاس کے بعد معزز مہمانوں نے مرکز سلسلہ کے بعض اداروں کو دیکھا اور دار الضیافت میں کھانا تناول فرمانے کے بعد دو بجے بعد دوپہر واپس تشریف لے گئے۔

اسلام کا غلبہ

آخری زمانہ میں اسلام کے تمام ادیان پر غالب آنے کی جو پیشگوئی تھی وہ کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے ہمیں لکھیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں

ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ

"قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔ قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتی ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اس کی کامل تعلیم کا یہ منشا ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اٹھا نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت بلکہ چاہیئے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے۔ سو تم اپنے مولیٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے۔

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے اجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلۂ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۸۳۰ تا ۸۳۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۶ء

کیا مکالماتِ الٰہیہ کا دروازہ بند ہے؟

نبوت کا اگر امتیاز یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نبی کو براہ راست اپنے کلام سے سرفراز فرماتا ہے۔ اور کتاب الٰہی کا عملی نمونہ پیش کرنے میں بھی اللہ تعالےٰ ہی اس کی راہ نمائی کرتا ہے تو لازم ہے کہ وہ انسان جو تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا جائے۔ اس کی راہ نمائی بھی اللہ تعالےٰ ہی فرمائے ورنہ وہ تجدید و احیائے دین کا کام سرانجام نہیں دے سکتا۔

مودودی صاحب نے اپنے تصور مجدد میں جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ ان کی اپنی عقل کا کرشمہ ہے۔ انہوں نے نہ تو کوئی نص پیش کی ہے۔ اور نہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کی کوئی حدیث اپنے ادعا کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ البتہ انہوں نے اپنی کتاب تجدید و احیائے دین میں الامام المہدی کے ظہور کے متعلق ایک حدیث پیش کی ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے کہ پہلے نبوت کا دور ہوگا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا اس کے بعد بداطوار بادشاہی ہوگی۔ جس کے بعد جبر کی فرمانروائی ہوگی۔ اور آخر میں پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دور آئے گا۔ سوال یہ ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے پہلے دور سے پہلے نبوت کا دور تھا۔ کیا خلافت علیٰ منہاج نبوت کا آخری دور یونہی اچانک کہیں سے نمودار ہو جائے گا۔ پھر الفاظ منہاج نبوت کو سمجھنا چاہیئے۔ منہاج نبوت کے معنے یہی ہو سکتے ہیں۔ کہ خلفاء کو بھی نبوت کی نعمت سے حصہ دیا جائے گا۔ جس طرح نبی کو اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی حاصل تھی۔ اور اللہ تعالےٰ نبی سے مکالمہ مخاطبہ کرتا تھا اسی طرح منہاج نبوت والے خلفاء کو بھی اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی حاصل ہوگی۔ اور وہ بھی اللہ تعالےٰ سے مکالمہ و مخاطبہ سے سرفراز ہوں گے۔

پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقلید میں آج اہل علم حضرات یہ بھی کہنے لگے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک زندہ ہے۔ ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ۱۳۰۰ سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا کہ وصال پا چکے ہیں۔ آپ کی نبوت کے قیامت تک زندہ رہنے کا کیا مطلب ہے۔ کیا نبوت بھی کوئی ٹھوس اور جاندار چیز ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کے معنے یہی ہو سکتے ہیں کہ آپ کے بعد مجددین مبعوث ہوں گے۔ جن کو آپ کی نبوت کی چادر پہنائی جائے گی۔ اگرچہ ان کو عام طور پر نبی نہیں کہا جائے گا۔ مگر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا جب دوسرے دور پر احیاء ہوگا۔ تو ایک مجدد ایسا مبعوث ہوگا جس کو نبی کا نام بھی عطا کیا جائے گا۔ کیونکہ بغیر ایسے مجدد عظیم کے جس کو اس پہلو سے کہ وہ امت محمدیہ کا فرد ہوگا الامام المہدی کہا جائے گا۔ اور اس پہلو سے کہ وہ کسر صلیب اور قتل خنزیر کے لئے مبعوث ہوگا مسیح کا نام پائے گا۔ البتہ وہ صرف نبی نہیں کہلائے گا۔ بلکہ امتی نبی کہلائے گا تا کہ ظاہر ہو کہ وہ صرف نبوت محمدیہ سے فیضیاب ہوگا اور آپ کی نبوت کو ہی ہمیشہ تک زندہ رہنے والی نبوت ثابت کرنے کے لئے مبعوث ہوگا۔ اور اگر یہ درست ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک زندہ ہے اور اس کی زندگی کا یہی ثبوت ہے کہ مجددین آپ کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرتے رہیں اور اپنے وجود سے یہ ثابت کرتے رہیں۔ آپ کی نبوت اسی طرح واضح ہو سکتی ہے کہ ایسے مجددین پیدا ہوں جو آپ کے عمل بالقرآن کا نمونہ پیش کریں۔ نبوت کے قیامت تک زندہ رہنے کا اور کوئی مطلب ہی نہیں ہو سکتا۔ محض زبانی کہتے چلے جانا کہ آپ کی نبوت تا قیامت زندہ ہے کوئی معنے نہیں رکھتا۔ یہ تو محض قصہ کہانی کی حیثیت ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض خشک ملاؤں کو یہاں تک انکار میں غلو ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مکالمات الٰہیہ کا دروازہ ہی بند ہے۔ اور اس بدقسمت امت کے یہ نصیب ہی نہیں کہ یہ نعمت حاصل کر کے اپنے ایمان کو کامل کرے اور پھر کشش ایمانی سے اعمال صالح کو بجا لاوے۔

ایسے خیالات کا یہ جواب ہے کہ اگر یہ امت درحقیقت ایسی ہی بدبخت اور اندھی اور شر الامم ہے تو خدا نے کیوں اس کا نام خیر الامم رکھا۔ ...

... یہی حالت ہے تو پھر اسلام اور دوسرے مذاہب میں فرق کیا رہا۔ یوں تو برہمو سماج والے بھی خدا تعالےٰ کو وحدہٗ لا شریک سمجھتے ہیں اور تناسخ کے بھی قائل نہیں۔ اور کوئی شرک نہیں کرتے اور روز جزا سزا کو بھی مانتے اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے اقراری ہیں۔ پھر جبکہ ان تمام باتوں میں برہمو شریک ہیں تو ایسی صورت میں مسلمانوں کی ترقیات بھی اسی حد تک ہیں ان میں اور برہموؤں میں کیا فرق ہے۔ پس اگر مذہب اسلام نعوذ باللہ کوئی امتیازی نعمت عطا نہیں کرتا اور انسانی خیالات تک ہی منتہی ہوتا ہے تو اس صورت میں وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔ بھلا ایک شخص اسلام کے ہر ایک پاک عقیدہ کے موافق اپنا عقیدہ رکھتا ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مفتری سمجھتا ہے جیسا کہ برہمو سماج والے سمجھتے ہیں تو اس خیال کے مسلمان اس کے آگے اپنے مذہب کا مابہ الامتیاز کیا پیش کر سکتے ہیں۔ جو صرف قصے کہانیاں نہ ہوں بلکہ ایک ایسی مشہود و محسوس نعمت ہو جو ان کو دی گئی اور ان کے غیر کو نہیں دی گئی۔ پس اے بدبخت اور بدقسمت قوم! وہ وہی نعمت ہے جو مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ ہیں جن کے ذریعہ سے علوم غیب حاصل ہوتے اور خدا کی تائیدی قدرتیں ظہور میں آتی ہیں۔ اور خدا کی وہ نصرتیں جن پر وحی الٰہی کی مہر ہوتی ہے ظاہر ہوتی ہیں اور وہ لوگ اس مہر سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی مابہ الامتیاز نہیں۔ اور جب تم خود مانتے ہو جو خدا دعاؤں کو سنتا ہے پس اے سست ایمانو! اور دلوں کے اندھو! جبکہ وہ سن سکتا ہے تو کیا وہ بول نہیں سکتا؟ اور جبکہ سننے میں اس کی کوئی ہتک عزت نہیں تو پھر اپنے بندوں کے ساتھ بولنے سے کیوں اس کی ہتک عزت ہو گئی۔ ورنہ یہ اعتقاد رکھو کہ جیسا کہ کچھ مدت سے الہام الٰہی پر مہر لگ گئی ہے اور اب خدا نعوذ باللہ صمٌّ بکمٌ میں داخل ہے۔ کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں خدا سنتا ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے۔ مگر کان مرض سے محفوظ ہیں جبکہ وہی بندے ہیں وہی خدا ہے اور تکمیل ایمان کے لئے وہی حاجتیں ہیں بلکہ اس زمانہ میں جو دلوں پر دہریت غالب ہو گئی ہے بولنے کی اسی قدر ضرورت تھی۔ جس قدر سننے کی۔ تو پھر کیا وجہ کہ سننے کی صفت تو اب تک ہے مگر بولنے کی صفت معطل ہو گئی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۴۲ تا ۱۴۳)

اسلام میں اتحاد و اتفاق کی اساس

محبّت و عقیدت اور دلی وابستگی کا محور

(مسعود احمد خان دہلوی)

اسلام کا منتہائے مقصود صرف یہی نہیں ہے کہ ہر مومن اور مسلمان اپنی انفرادی حیثیت میں عبد بن کر رب العالمین کا مظہر بنے بلکہ وہ تمام مومنوں کو من حیث الجماعت اسی بلند مرتبہ و مقام پر فائز دیکھنا چاہتا ہے اسی لئے وہ ایک ایسے معاشرہ اور جماعتی نظام کے قیام پر زور دیتا ہے جسکے نتیجہ میں تمام مسلمان حقیقی معنوں میں من حیث الافراد عباد الرحمٰن اور من حیث الجماعت حزب اللہ بن سکیں۔ ایسے معاشرہ اور جماعتی نظام کے قیام کی خاطر ہی اسلام نے جہاں ایک طرف ایسے احکام دئے ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے ہر مسلمان اپنی انفرادی حیثیت میں اللہ تعالےٰ کا عبد بن سکے وہاں اس نے ایسے اجتماعی احکام بھی دئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے یہ عباد الرحمٰن حقیقی معنوں میں حزب اللہ بن سکیں تا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ (المائدہ آیت ۵۷) کا قرآنی وعدہ ان کے حق میں پورا ہو کر اس دُنیا کو حق و صداقت اور راستی سے بھر دے اور اللہ تعالےٰ کی حکومت اپنے اصلی معنوں کی رو سے زمین پر بھی اسی طرح قائم ہو جائے جسطرح کہ وہ آسمانوں پر قائم ہے۔

مثال کے طور پر یوں تو دن بھر میں پانچ نمازوں کی ادائیگی ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن نماز کا حکم صرف اس پر ہی ختم نہیں ہو جاتا کہ ہر مسلمان نماز کو پوری پابندی کے ساتھ ادا کرے بلکہ ہر مسلمان کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ بیماری یا اور کوئی جائز معذوری کے سوا یہ پانچوں نمازیں ان کے مقررہ اوقات میں مسجد میں جا کر ایک امام کی اقتدار میں باجماعت ادا کرے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ عبادت میں اجتماعیت کا یہ حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے جب کہ نمازِ جمعہ کے لئے حکم ہے کہ شہر یا قصبہ کے لوگ جمعہ کی اذان سُنتے ہی تمام کاروبار اور دیگر دنیوی مصروفیات ترک کر کے کسی مرکزی مسجد میں جمع ہو جائیں اور وہاں شہر بھر کے لوگ مل کر ایک امام کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کریں۔ اسکے علاوہ سال بھر میں عیدین کے دو اجتماع مقرر ہیں۔ ان اجتماعوں کے سلسلہ میں ایک شہر اور اس کے گرد و نواح کے لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ شہر سے باہر کسی کھُلی جگہ میں عیدین کی نماز کے لئے جمع ہوں۔ کھُلی جگہ کو اس لئے ترجیح دی گئی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز ادا کر سکیں۔ پھر حج کی عبادت ہے جو بین الاقوامی اجتماع کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔ اس عبادت میں ایک شہر یا ایک ملک نہیں بلکہ روئے زمین کے تمام دیار و امصار کے صاحب استطاعت مسلمان سال کے سال مکہ کی سرزمین میں جمع ہو کر شریک ہوتے ہیں۔ نماز کے علاوہ روزہ کی عبادت ہے۔ اس میں بھی اجتماعیت کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ حکم صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ ہر مسلمان سال میں ایک ماہ کے روزے رکھے۔ اگر حکم صرف اتنا ہی ہوتا تو ہر مسلمان آزاد ہوتا کہ وہ جس مہینے میں چاہتا ایک ماہ کے روزے رکھ لیتا یا مختلف مہینوں میں دو دو چار چار روزے رکھ کر تیس کی گنتی پوری کر لیتا لیکن اللہ تعالےٰ نے اس عبادت کے لئے رمضان کا مہینہ مخصوص کر دیا اور روئے زمین کے مسلمانوں کو اس بات کا پابند کر دیا کہ وہ خشکی یا تری میں جہاں کہیں بھی آباد ہوں رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی روزے رکھنے شروع کر دیں اور رکھتے چلے جائیں یہاں تک کہ یہ مہینہ پورا ہو جائے۔ اس حکم کی غرض بھی یہی ہے کہ اس عبادت میں بھی اجتماعیت کا احساس برقرار رہے اور دنیا میں حزب اللہ کی تشکیل میں مدد ملے۔ اسی طرح زکوٰۃ کا حکم ہے۔ یہ حکم بھی خاص طور پر ایک جماعتی اور مرکزی نظام کا متقاضی ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ زکوٰۃ وصول ہو سکتی ہے اور نہ ہی وصول شدہ رقم کو شریعت کے منشاء کے مطابق صحیح رنگ میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ عبادات میں اجتماعیت پر زور دینے کے علاوہ اسلام نے اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق نہایت تفصیلی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ عام شہریت کے اصول اس نے بیان کئے ہیں، یتامیٰ اور غرباء و مساکین کی خبر گیری کی اس نے تاکید کی ہے، لین دین کے معاملات پر اس نے روشنی ڈالی ہے، کانفرنسوں مجلسوں اور دعوتوں کے آداب اور ضابطوں کے متعلق تفصیلی تعلیم اس نے دی ہے، حکومت اور رعایا کے فرائض اس نے کھول کھول کر واضح کئے ہیں، امیر و غریب اور آقا و ملازم کے تعلقات پر اس نے روشنی ڈالی ہے، اقوام و ملل اور حکومتوں کے باہمی تعلقات کو اس نے واضح کیا ہے۔ الغرض تمدنِ انسانی کا کوئی ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے جس کے متعلق اسلام نے تفصیلی تعلیم نہ دی ہو۔ پھر اجتماعی زندگی کے احساس کو قوی سے قوی تر کرنے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی اہمیت واضح کرنے کے لئے اسلام نے ایک نہایت ہی لطیف نکتہ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس نے ہر مسلمان کو باور کرایا ہے کہ وہ اپنی ذات میں ایک فرد ہی نہیں ہے بلکہ اپنی حیثیت اور مقام کے مطابق بمنزلۂ جماعت بھی ہے کیونکہ ہر شخص اجتماعی زندگی کے ایک شعبہ یا دائرہ میں محکوم ہے تو کسی نہ کسی دوسرے شعبہ یا دائرہ میں وہ اس طور پر حاکم بھی ہے کہ اس شعبہ یا حلقہ کا تمام تر انحصار اسی پر ہے اور وہ اپنی جگہ اس کے متعلق جوابدہ ہے۔ اس طرح کوئی شخص بھی اجتماعی زندگی میں بیک وقت محکوم اور حاکم ہونے کی حیثیت میں دوہری ذمہ داریوں سے بری قرار نہیں پا سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان دُہری ذمہ داریوں کو باحسن وجوہ ادا کر کے اجتماعی زندگی کے جُملہ تقاضوں کو پورا کرے۔ یہ وہ لطیف نکتہ ہے جسے ہم بجا طور پر اجتماعی زندگی کی جان کہہ سکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لطیف نکتہ کی طرف ایک حدیث میں توجہ دلائی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کو اجتماعی زندگی کی دہری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

(متفق علیہ)

یعنی تم میں سے ہر ایک مثل گڈریے کے ہے اور ان لوگوں اور چیزوں کے متعلق پورا ذمہ دار ہے جو اس کے سپرد کئے گئے ہیں۔ بادشاہ کے سپرد ایک جماعت کی گئی ہے اور وہ ان کا ہر طرح ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ اور مرد کے سپرد ایک خاندان ہے اور وہ اس خاندان کا ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ اور عورت کے سپرد اولاد کی تربیت اور حفاظت ہے اور وہ اس کی ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ اور نوکر کے سپرد اس کے آقا کی جائداد اور مال ہے اور وہ اس کا ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ پس تم سب کے سب اپنے اپنے دائرہ میں اپنی جگہ مثل گڈریے کے نگران ہو اور اپنی اپنی رعیت کے متعلق جوابدہ ہو۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اجتماعی زندگی کی اہمیت اور اس کی کیفیت کو ایک نہایت ہی لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِھِمْ وَتَوَادِّھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ جَسَدِہٖ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی۔

(بخاری کتاب الادب)

یعنی نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تُو مومنوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے اور محبّت واحسان کرنے میں ایک جسم کی طرح پائیگا اور جب تُو جسم کے کسی عضو کو بیمار پاتا ہے تو جسم کے تمام اعضاءُ اُس ایک بیمار عضو کی وجہ سے ایک دوسرے کو بے خوابی اور بخار کی دعوت دیتے ہیں یعنی سب کے سب ہی بے قرار ہو جاتے ہیں۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالےٰ نے اِس اجتماعیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مومنوں کو بنیانِ مرصوص یعنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار قرار دیا ہے (الصّف آیت ۵) اس میں مومنوں کی اجتماعی زندگی میں دوام واستحکام کی کیفیت کی طرف نہایت لطیف پیرایہ میں اشارہ کیا گیا ہے چنانچہ اِسی نسبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے:-

اَلْمُسْلِمُ لِلْمُسْلِمِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا۔

(بخاری)

یعنی مسلمانوں کی مثال ایک دیوار کی ہے جس کی ہر اینٹ دوسری اینٹ کو تقویت بخشتی ہے۔

الغرض عبادات کے لحاظ سے دیکھا جائے یا عام تمدّنِ انسانی کے اعتبار سے اسلام نے اجتماعیت پر بہت زور دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں زندگی کا حقیقی تصوّر محض جماعتی زندگی میں ہی ہے۔ اسی لئے احکام و اعمال شریعت کے ہر شعبہ میں یہی حقیقت بطور بنیاد اور اساس کے نظر آتی ہے۔

اِس ہمہ گیر اجتماعیت کو برقرار رکھنے اور اسے استحکام بخشنے کے لئے ضروری ہے کہ اِس اجتماعیت کے پیچھے کوئی ایسی ہیئت حاکمہ یا مرکزی قوت ہو جو اس کے لئے ایک رنگ میں اساس کا کام دے اور جو اس کی بقائے دوام کی ضامن ہو۔ اس اساس اور اس مرکزیت کے بغیر یہ اجتماعیت اپنی ظاہری ہمہ گیری کے باوجود قائم ودائم نہیں رہ سکتی۔

سو اسلام نے اِس اجتماعیت کی اساس اور مرکزی قوت خود اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کو اور رسولؐ کے نائبین کی حیثیت میں اس کے خلفاء کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات اِس اجتماعی زندگی کے لئے مرکز کا حکم رکھتی ہے اور علی الترتیب آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوّت جس کے قیام واجراء کا حسبِ آیتِ استخلاف اللہ تعالےٰ نے امّتِ مسلمہ سے وعدہ کیا ہے وہ محور ہے جس کے گرد یہ اجتماعیت گھومتی اور چکر لگاتی ہے۔ یہ خلافت بھی اللہ اور رسولؐ کے منشاء اور فرمودات کے بموجب امّت کے اتحاد واتفاق اور یک رنگی ویکجہتی کو ترقی دینے اور اسے مستحکم سے مستحکم تر بنانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حسبِ وعدہ آپؐ کے بعد قائم ہونیوالی خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کو قرآنِ مجید میں حَبْلُ اللّٰہِ قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران آیت ۱۰۴) کہ سب مل کر حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور تفرقہ کی راہ پر گامزن نہ ہو۔ حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے اور تفرقہ کی راہ اختیار نہ کرنے کے حکم سے صاف عیاں ہے کہ حبل اللہ تفرقہ سے بچانے اور متحد ومتفق رکھنے کا ذریعہ ہے۔

حبل کے ایک معنی رسّی کے ہیں جس سے بکھری ہوئی اور منتشر اشیاء کو باندھ کر اکٹھا کر دیا جاتا ہے۔ ان معنوں کی رُو سے بدرجۂ اولیٰ حبل اللہ سے مُراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو دنیا میں مبعوث ہی اس لئے فرمایا تھا کہ آپ بھٹکی ہوئی اور پراگندہ ومنتشر انسانیت کو راہِ راست پر لاکر ایک مرکز پر جمع کریں اور ان میں اتحاد واتفاق کی ایسی رُوح پھونکیں کہ وہ سگے بھائیوں کی طرح باہم دگر ایک نظر آنے لگیں۔ چنانچہ آپ نے دنیا میں مبعوث ہو کر ان لوگوں کو جو صدیوں سے ایک دوسرے کے دشمن چلے آرہے تھے اور درندگی و خونخواری میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے آپس میں بھائی بھائی بنا دیا اور اپنی قوتِ قدسی کی مدد سے انہیں ایک ایسی ناقابلِ تسخیر وحدت میں ڈھال دکھایا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند متحد و مربوط اور مستحکم ومضبوط نظر آنے لگے۔ اللہ تعالےٰ نے سورۂ آل عمران میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم الشان کارنامہ کا ذکر کر کے مسلمانوں کو حضورؐ کا یہ کارنامہ ہمیشہ یاد رکھنے اور اسکے مطابق اپنے اعمال وکردار کو ڈھالنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اگرچہ خلفاء بھی نائب رسولؐ ہونے کی حیثیت میں ان معنوں کی رُو سے حبل اللہ ہی کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ خدا تعالےٰ نورِ نبوت کے امتداد کے لئے ہی انہیں اِس منصبِ جلیل پر فائز کرتا ہے تاہم حبل کے لفظ میں اِس کے ایک اور معنوں کی رو سے خاص خلفاء کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ اور وہ معنی یہ ہیں کہ لُغت کی رو سے حبل امن وامان اور تحفظ وسلامتی کے وعدے اور یقین دہانی کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ آیت استخلاف (النور رکوع ۷) میں اللہ تعالےٰ نے جہاں امّتِ مسلمہ میں بعض شرائط کے ساتھ قیامِ خلافت کا وعدہ کیا ہے وہاں یہ بھی یقین دلایا ہے کہ اِس وعدہ کی رو سے وہ مسلمانوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا یعنی جب بھی ان کے لئے خوف کی حالت پیدا ہو گی وہ خلافت کی برکت سے اسے امن کی حالت میں بدلتا چلا جائے گا جیسا کہ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ سو گویا قیامِ خلافت کا وعدہ امن وامان اور تحفظ وسلامتی کا وعدہ ہے اور خلفاء جن کے ذریعہ یہ وعدہ پورا ہوتا ہے حبل اللہ کا درجہ رکھتے ہیں۔

پس وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی وابستگی، محبّت وعقیدت اور آپؐ کی کامل اطاعت کے ساتھ ساتھ آپؐ کے بعد قائم ہونے والے نظامِ خلافت کو بھی مضبوطی سے پکڑے رہو۔ یعنی خلفاءُ کے ساتھ بھی دلی وابستگی، محبت و عقیدت اور ان کی کامل اطاعت کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرو، یہ امر تمہیں تفرقہ سے بچا کر باہم متحد ومتفق رکھنے کا موجب ہو گا اور تمہارا یہ اتحاد تمہیں دین ودُنیا میں کامیاب وکامران ثابت کر دکھائے گا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دلی وابستگی اور محبّت وعقیدت اور کامل اطاعت میں آپؐ کے نائب ہونے کی حیثیت میں آپؐ کے خلفاء بھی شریک ہیں جس طرح مامور من اللہ کے ساتھ دلی وابستگی، محبت وعقیدت اور اس کی اطاعت ضروری ہے بعینہٖ اسی طرح خلفاء کے ساتھ دلی وابستگی اور محبّت وعقیدت اور ان کی اطاعت ضروری ہے۔

(باقی)

ادائیگئ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

مجالسِ خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور کے لئے

ضروری اعلان

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور کا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۸ / ۱۰ / ۶۶ کو بمقام کرونڈی ضلع خیرپور میں بروز جمعہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشریف آوری متوقع ہے آپ کے علاوہ دیگر علماء سلسلہ بھی تشریف لائیں گے۔

ضلع خیرپور اور نواب شاہ کی مجالس کے تمام انصار اور خدام اور اطفال سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(قائد ضلع خیرپور)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ (۲۸، ۲۹، ۳۰ اکتوبر) میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہو گی۔ (قائد عمومی انصار اللہ)

جدید وصایا کے متعلق ضروری ہدایات

(از مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

وصایا اور امور متعلقہ دفتر بہشتی مقبرہ کی نسبت اخبار الفضل میں تکرار کے ساتھ اور بار بار اعلانات کے ذریعہ سیکرٹری صاحبان وصایا کو صحیح لائنوں پر کام کرنے کے لئے قواعد کی روشنی میں مشورے اور ہدایات دی جاتی رہی ہیں۔ لیکن یا تو ان اعلانات کو بغور ملاحظہ نہیں فرمایا جاتا یا دفتر سے رابطہ قائم کرتے وقت وہ مشورے اور ہدایات احباب کے ذہنوں میں مستحضر نہیں رہتے۔ اس لئے خاکسار کا خیال ہے۔ کہ بعض ضروری اور وقتاً فوقتاً درپیش آنے والے امور کے متعلق ایک مرتبہ پھر اختصار سے کام لیتے ہوئے سیکرٹری صاحبان وصایا کو خصوصاً اور موصی احباب کو عموماً چند اعلانات کے ذریعہ توجہ دلا دی جائے امور متعلقہ وصایا کو چند اقساط میں ضرورت اور نوعیت کے لحاظ سے احباب کی خدمت میں پیش کیا جانا مناسب ہوگا۔ اس پہلی قسط میں نئی وصایا کے متعلق کچھ عرض کرنا پیش نظر ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ نظارت بہشتی مقبرہ کا بنیادی کام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے غیر موصی احباب کو نظام وصیت میں شامل ہونے کے لئے ترغیب و تحریص دلانا اور ان سے رسالہ الوصیت کی روشنی میں وصایا حاصل کرنا ہے۔ جہاں تک دفتر کے لئے ذرائع تحریک وصیت کو موثر اور کامیاب بنانے کا تعلق ہے (جن میں سے ایک موثر ذریعہ خود سیکرٹری صاحبان وصایا ہیں) ان کو بروئے کار لاکر الوصیت کے منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ آپ اس سے کریں کہ ۶۵ء میں یکم مئی سے ۱۵ ستمبر تک ساڑھے چار ماہ کی مدت میں نئے موصیوں کی تعداد ۱۳۷ تھی لیکن ۱۹۶۶ء کے اسی اور اتنے ہی عرصہ میں نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کریمانہ توجہ اور دعاؤں کی برکت سے اور سلسلہ کے مرکزی و مقامی عہدیداروں کی مساعی سے ۲۹۹ تک پہنچ چکی ہے۔ یعنی گزشتہ سال کی نسبت اس سال نئی وصیتوں کی تعداد ۴ ماہ کی مدت میں ۱۶۲ زیادہ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

لیکن جہاں یہ بات خوشی اور اطمینان کا موجب ہے وہاں اس لحاظ سے قابل افسوس اور لائق توجہ بھی ہے کہ ان وصایا میں سے ایک معقول تعداد وصایا کی نامکمل اور غلط طور پر لکھی ہوئی موصول ہوتی ہے۔ اور ان نامکمل غلط وصایا کی تکمیل و تصحیح کے لئے اب دفتر محنت اور اخراجات برداشت کر رہا ہے۔ ان وصایا پر بطور گواہوں کے یا بطور مصدقوں کے سلسلہ کے بعض مربی اصحاب کے بھی دستخط ہیں۔ امراء صاحبان کے بھی ہیں اور صدر صاحبان و سیکرٹریان صاحبان وصایا و مال کے بھی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مرکزی و مقامی عہدیداران وصایا کی صحت و تکمیل کی طرف پوری توجہ نہیں فرماتے۔ لہٰذا دفتر کو یہ ہدایت دے دی گئی ہے۔ کہ جس نامکمل اور غلط وصیت پر کسی مرکزی یا مقامی عہدیدار کے دستخط بطور گواہ یا مصدق ہوں وہ وصیت خامیوں یا غلطیوں کی نشاندھی کرتے ہوئے اصلاح کے لئے اسی عہدیدار کو واپس کی جائے اور اسی سے اس کے متعلق خط و کتابت کی جائے تاکہ آئندہ وہ احتیاط فرمائیں۔ اور غلط اور نامکمل وصایا نہ بھجوائیں

اس ضروری تمہید کے بعد درخواست ہے کہ قواعد کے ماتحت وصایا کو درست طور پر لکھنے اور ان کی تکمیل کے لئے اگر ان مسودات کو معہ ان کے نوٹوں کے اور ان ہدایات کو مدنظر رکھا جائے جو رسالہ الوصیت شائع کردہ نظارت بہشتی مقبرہ ۱۹۶۶ء کے صفحہ (۵۹ تا ۶۳) میں درج ہیں۔ تو وصایا میں اغلاط اور خامیاں رہ جانے کا امکان بہت کم رہ جاتا ہے (بلکہ وصایا کی تحریک کرنے اور لکھوانے کے لئے یہ رسالہ شروع سے آخر تک سیکرٹری صاحبان وصایا کو مدد دے سکتا ہے) اگر کوئی بات ان مسودات اور ہدایات میں قابل وضاحت اور تشریح طلب ہو تو اس کے متعلق مرکزی دفتر سے پہلے استفسار فرمالیں وضاحت اور تشریح کرانے کے بغیر غلط اور نامکمل وصیت لکھکر یا لکھوا کر فارم ضائع نہ کریں۔ اگر کسی سیکرٹری وصایا کے پاس نظارت بہشتی مقبرہ کا رسالہ مطبوعہ ۱۹۶۶ء نہیں ہے تو وہ دفتر کو لکھکر منگوالیں لیکن سیکرٹری صاحبان وصایا اور احباب نوٹ فرمالیں کہ ایک جماعت کے لئے سوائے خاص حالات کے ایک دو سے زیادہ رسالے نہیں دئے جاسکتے کیونکہ اس غرض کے لئے بجٹ اتنا قلیل ہوتا ہے۔ کہ دفتر یہ رسالہ سالانہ پانچ سو کی تعداد سے زیادہ نہیں چھپوا سکتا۔ یہ مقامی سیکرٹری صاحبان وصایا کا کام ہے کہ وہ اس رسالہ کو کم سے کم ایک سال تک تو محفوظ رکھیں۔ اور صرف عند الضرورت وصیت کرنے کے ممتنی احباب کو عاریتاً دیں اور استفادہ کے لئے دیں۔ اور پھر واپس لے لیں۔ اسی طرح ایک کے بعد دوسرے دوست کو استفادہ کے لئے دیں۔ اور پھر واپس لیں۔ غرض رسالہ الوصیت کی کم سے کم تعداد سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اور مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ بعض دوست ایک ہی مقام اور ایک ہی جماعت کے لئے بہت سے رسالوں کا مطالبہ فرماتے ہیں۔ ایسے مطالبات کی تعمیل کرنے سے بوجہ عدم گنجائش اب دفتر کو معذور خیال فرمایا جائے۔ البتہ بڑی جماعتوں میں جہاں کئی کئی حلقے مقرر ہیں۔ اور ہر حلقہ میں سیکرٹری بھی مقرر ہیں۔ وہاں حلقوں کی تعداد کے مطابق مرکزی سیکرٹری وصایا کے مطالبہ کی تعمیل کی جائے گی۔ اگر کوئی جماعت (مثلاً کراچی۔ لاہور یا اور شہری جماعتیں جو کئی حلقوں میں منقسم ہیں) اپنی وسعت اور افراد کی تعداد کے لحاظ سے مردوں اور عورتوں میں اس رسالہ کی زیادہ اشاعت کی ضرورت سمجھتی ہے تو یہ انتظام کیا جاسکتا ہے۔ کہ ہر سال اس کی طباعت سے کچھ عرصہ پہلے دفتر کی طرف سے اعلان ہو جایا کرے۔ اور ضرورت مند جماعتیں مطلوبہ تعداد سے اطلاع دے کر بطور حصہ دار اس کے مصارف کتابت و طباعت میں شریک ہو جایا کریں۔ اور طبع ہونے پر مطلوبہ تعداد کی قیمت بھیج کر منگوالیں۔

امید ہے کہ احباب اور سیکرٹری صاحبان وصایا ان ضروری گذارشات پر توجہ فرمائیں گے۔ اور ان کو ملحوظ رکھیں گے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اعلانات برائے لجنات اماء اللہ

۱۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء کو لجنہ اور ناصرات کا امتحان ہو چکا ہے۔ تمام لجنات اپنے پرچے مرکز کو پہنچاتے وقت خیال رکھیں کہ ہر پرچے پر جگہ کا نام لکھا ہوا ہو۔

۲۔ تمام لجنات کی صدر و سیکرٹریان نوٹ فرمالیں کہ سالانہ رپورٹ بھجواتے وقت اسکی دو دو کاپیاں بھجوائیں۔

۳۔ ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱۔۲۲۔۲۳ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اسلئے جملہ انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ براہ مہربانی تمام لجنات کم از کم ۸ آنے فی ممبر سالانہ کے حساب سے اس کا چندہ جلد از جلد مرکز میں بھجوانا شروع کر دیں۔

ناصرات کا چندہ بہت کم لجنات بھجوا رہی ہیں۔ اس طرف سیکرٹریان فوری طور پر توجہ دیں

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدا آباد ضلع حیدرآباد میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۹ ستمبر بروز سوموار بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ خدا آباد کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم میاں محمد بخش خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خدا آباد نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے سندھی زبان میں تقریر فرمائی اور بتایا کہ موجودہ زمانہ میں قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیاں نہایت صفائی سے پوری ہوتی ہیں اور یہ امر قرآن کریم کی حقانیت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا روشن ثبوت ہے۔ آپ نے احباب کو اسلامی اخلاق اور تعلیم کا عملی نمونہ قائم کرنے کی تلقین فرمائی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے حاضرین کے سوالات کے جواب بھی دیئے۔

۱۱ بجے شب جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

(خاکسار بشیر محمد سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ خدا آباد)

تقریری اور تحریری مقابلوں میں شمولیت کیلئے خدام ابھی سے تیاری کریں مہتمم اشاعت سالانہ اجتماع

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں
فضل عمر ہسپتال ربوہ

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار مریضاں کے علاج کے لئے مورخہ ۶۶/۶/۱ سے ۶۶/۷/۵ تک جو رقوم موصول ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چندہ دینے والے تمام بھائیوں اور بہنوں کے صدقات قبول فرمائے۔ اور ان کی جملہ پریشانیوں کو دور کرے اور انہیں اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔ آمین

۱۔ سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت مردان ۲۷/-
۲۔ " " " حیدرآباد ۱۶/-
۳۔ " " " منٹگمری ۱۵/-
۴۔ عبدالماجد ابن مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم بذریعہ منظور احمد خاں صاحب نسیم خزانچی ۵۰/-
۵۔ صادقہ بیگم صاحبہ بنت گیانی عباداللہ صاحب گوجرانوالہ ۱۰/-
۶۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۱۰/-
۷۔ " سیدہ مہر آپا صاحبہ " ۱۲/-
۸۔ سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت نواب شاہ ۲۳/۵۰
۹۔ " " " ماڈل ٹاؤن لاہور ۶۰/-
۱۰۔ " " " چک ۱۲۱ لائلپور ۱۸/-
۱۱۔ ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب سرگودھا ۳۰/-
۱۲۔ چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ ۱۰/-
۱۳۔ محترمہ حکمت اللہ صاحبہ اہلیہ عبدالستار خاں صاحب " ۱۰/-
۱۴۔ مہر احمد صاحب ضیاء " ۱۰/-
۱۵۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ ۱۱/-
۱۶۔ راجہ عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی ۱۵/-
۱۷۔ والدہ صاحبہ عبدالحمید صاحب " ۱۰/-
۱۸۔ لجنہ اماء اللہ مظفر گڑھ بذریعہ زہرہ چوہدری صاحبہ ۱۲/-
۱۹۔ بیگم صاحبہ شیخ فیض قادر صاحب ناظم آباد کراچی ۱۰/-
۲۰۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب امریکہ بذریعہ بیگم ڈاکٹر سردار علی صاحب مرحوم ربوہ ۱۰/-
۲۱۔ چوہدری عبدالواحد صاحب خورشید محل نئی لال کرتی راولپنڈی ۵۰/-
۲۲۔ حامد حسین صاحب سیکرٹری مال چونترہ ضلع راولپنڈی ۱۰/-
۲۳۔ سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت گکھڑ منڈی ۱۰/-
۲۴۔ سیکرٹری صاحب مال از جماعت جیکب آباد ۲۳/-
۲۵۔ " " " اسلامیہ پارک لاہور ۵۶/۲۴
۲۶۔ بشریٰ خورشید صاحبہ " " ۱۰/-
۲۷۔ ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا ۷/-
۲۸۔ طلباء ایف ایس سی فضل عمر ہوسٹل ربوہ ۲۵/-
۲۹۔ میاں لقمان احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ۶۰/-
۳۰۔ رشید الدین صاحب مبارک سنز ملتان شہر ۴۵/-
۳۱۔ صادقہ بیگم صاحبہ ربوہ ۱۰/-
۳۲۔ مبارک احمد صاحب ہاشمی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ۱۰/-
۳۳۔ چوہدری محمد شریف صاحب معرفت ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب جنرل ہسپتال لاہور ۳۰/-
۳۴۔ مرزا خلیل احمد صاحب شاہنواز لمیٹڈ لاہور ۱۰/-
۳۵۔ دفتر وکیل المال الثانی تحریک جدید ربوہ ۲۰۰/-
۳۶۔ امۃ القیوم شمس صاحبہ راولپنڈی ۱۰/-
۳۷۔ اہلیہ قمر صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر لائلپور ۵۰/-
۳۹۔ بشریٰ صاحبہ معرفت ممتاز خاں صاحب زمیندار ڈھوریکے لائن ڈسٹری ۲۰/-
۴۰۔ چوہدری عبداللطیف صاحب آف کھاریاں چک ۱۵۸ بہاولنگر ۲۰/-
۴۰۔ خواجہ شبیر احمد صاحب چک ۵ ایم ایل ضلع میانوالی ۲۰/-
۴۱۔ سیدہ رشیدہ صاحبہ اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے ربوہ ۱۰/-
۴۲۔ سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت ڈسکہ ۷۸/-
۴۳۔ " " " جھنگ ۳۷/-
۴۴۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالباری صاحب ۱۰/-
۴۵۔ امۃ اللطیف صاحبہ منجانب محمود احمد صاحب چیمہ سول لائن لاہور ۱۰/-
۴۶۔ چوہدری نور احمد خاں صاحب معہ اہلیہ صاحبہ سول لائن لاہور ۱۰/-
۴۷۔ ڈاکٹر احمد خاں صاحب منصور ملتان ۱۰/-
۴۸۔ محمد اکرم صاحب شمس کراچی بذریعہ کیپٹن محمد اسلم صاحب ربوہ ۱۰۰/-
۴۹۔ ملک عبدالمالک خاں صاحب سول لائن لاہور ۱۰/-
۵۰۔ متفرق احباب حلقہ سول لائن " ۱۲/-
۵۱۔ سیکرٹری مال از احباب جماعت گوجرہ ۴۴/-
۵۲۔ میجر منظور احمد صاحب 18 HQ B P03 ۱۵/-

— (باقی) —

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈینٹسٹری

صرف راولپنڈی۔ لاہور۔ سرگودھا۔ ملتان اور بہاولپور ڈویژن کے امیدواران کے لئے قابلیت ایف ایس سی میڈیکل۔ فارم درخواست پرنسپل صاحب کے دفتر سے قیمت پر اسپکٹس ۵۰ء۲ قیمت فارم درخواست ۷۵ پیسے خرچ ڈاک ۱/- ۔ درخواست کی آخری تاریخ ۶۶/۱۰/۱۵۔ (پ۔ ٹ ۶۶/۹/۲۵)

۲۔ فیلڈ اسسٹنٹ کی عارضی اسامیوں کے لئے ۲۱۵-۷/۱۵-۱۵۰-۵-۱۲۵ کے گریڈ میں

امیدواران صرف راولپنڈی ڈویژن سے۔ قابلیت میٹرک ہے۔ ایک سالہ کورس ٹریننگ فیلڈ اسسٹنٹ۔ درخواست معرفت ایمپلائمنٹ ایکسچینج مع ضروری سرٹیفکیٹس۔ عمر ۱۸ تا ۳۵ رہائش کا مصدقہ سرٹیفکیٹ درخواست کی آخری تاریخ ۶۶/۹/۳۰ بنام افتخار احمد شیخ ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر راولپنڈی ڈویژن راولپنڈی۔ (پ۔ ٹ ۶۶/۹/۲۵)

۳۔ یونیورسٹی کلاسز میں داخلہ

مجوزہ فارم برائے درخواست متعلقہ کالج یا ڈیپارٹمنٹ سے مورخہ ۶۶/۱۰/۳ سے شروع درخواست بنام ہیڈ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ۔

I اورینٹل کالج لاہور (ا) بی اے آنرز عربی۔ فارسی۔ اردو۔ عربی فاضل۔ فارسی فاضل۔ درخواست آخری تاریخ ۶۶/۱۰/۱۔ انٹرویو ۸ تا ۱۱ اکتوبر

" " (ب) غیر ملکیوں کے لئے ڈپلومہ اردو میں بنگالی میں اطالوی فرانسیسی۔ جرمنی میں درخواست آخری تاریخ ۶۶/۱۰/۱۔ انٹرویو ۸ تا ۱۱ اکتوبر

II ہیلی کالج آف کامرس۔ بی کام پارٹ I قابلیت ایف اے عمر ۲۲ سال درخواست آخری تاریخ ۶۶/۱۰/۱ انٹرویو ۳ اکتوبر

بی اے آنرز اکنامکس " " " ۵-۱۰-۶۶ انٹرویو ۸ اکتوبر

بی اے آنرز انگلش " " سیکنڈ ڈویژن " ۳-۱۰-۶۶

اسی طرح ہر مضمون کے آنرز کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز (۲۵-۹-۶۶)

(ناظر تعلیم)

حیرت انگیز تبدیلی: گوہباز اور قریشی مارکیٹ میں (مومن کلاتھ ہاؤس) سے ہر قسم کا سوتی، ریشمی و گرم کپڑا مناسب اور با رعایت نرخوں پر خرید فرماویں۔ اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر دکان میں حیرت انگیز تبدیلی اور توسیع کر دی گئی ہے۔ ہمارا نصب العین دیانتداری
پروپرائٹر: خواجہ عبدالمومن سید محمد افضل شاہ گوہباز ار ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول لاہور میں بطور گارڈز ۱/۲ ۱ ماہ کی ٹریننگ میں داخلہ کے لئے اور اس کے بعد ٹیسٹ پاس کرنے اور ٹریننگ کی کامیاب تکمیل پر ۱۳۰-۲۰۰ روپے کنالیڈیٹیڈ سکیل میں تقرری کے لئے مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ کل اسامیاں ۳۰ ہیں۔ جن میں سے ۵ فیصد اسامیاں سابق فوجیوں اور ۳۳ فیصد اسامیاں ریلوے ملازمین (ملازمت میں ہوں ریٹائر ہو چکے ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے بیٹوں، اپوتوں اور زیر کفالت بھائیوں (جن کا باپ وفات پا چکا ہو) کے لئے مخصوص ہیں۔

کم از کم قابلیت:۔ ایف اے، ایف ایس سی

عمر کی حد:۔ ۲-۱۲-۶۶ء کو ۱۸ سے ۲۴ سال تک۔ سابق فوجی امیدواران کو رعایت دی جا سکتی ہے۔ ہر ڈویژن میں اسامیوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

لاہور	راولپنڈی	سکھر	ملتان	کوئٹہ	کراچی	میزان
۱۳	۵	۲	۵	۱	۴	۳۰

درخواستوں کی ترسیل۔ درخواستیں لازمی طور پر مجوزہ فارموں پر جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ کے عوض دستیاب ہیں۔ ان پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق پر کر کے متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو ۶۶/۱۰/۲۰ تک ترسیل کے لئے نزدیکی دفتر روزگار کو ارسال کریں۔ تمام درخواستوں کے ہمراہ تمام تیکنیکی قابلیتوں کی اسناد کی مصدقہ نقول اور متعلقہ فولو کے کلاس I مجسٹریٹ سے متعلقہ ضلع کا مستقل سکونت کا سرٹیفکیٹ ارسال کرنا ہو گا۔ پسماندہ زیر حفاظت اور قبائلی علاقوں میں اور ریاستہائے کے امیدواران پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ اور آزاد کشمیر کے امیدواران وزارت امور کشمیر حکومت پاکستان سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ ارسال کریں۔ خاص اور پسماندہ زیر حفاظت اور قبائلی علاقوں اور ریاستہائے کے امیدواران کیلئے عمر کی زیادہ حد میں ۳ سال کی رعایت اور درخواست فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے

۱۹۲(ل)۲۶۸۴

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۶۸ :۔ میں سید مبارک احمد شاہ ولد سید عبد الغنی شاہ صاحب قوم سید پیشہ واقف زندگی عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ صرف مبلغ ساٹھ روپے جو کہ مجھے وقف جدید کی طرف سے گزارہ الاؤنس ملتا ہے اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میں اس حصہ آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور میں انشاء اللہ تعالیٰ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا اور میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (چندہ شرط اول ایک روپیہ)

العبد: سید مبارک احمد شاہ فیکٹری ایریا معلم وقف جدید ربوہ

گواہ شد۔ صوفی عبد الغفور وصیت نمبر ۱۴۳۸۵ کارکن دفتر وقف جدید ربوہ

گواہ شد۔ فضل القادر وصیت نمبر ۱۵۸۴۵ معلم وقف جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۴۶۹ :۔ میں عبد اللطیف ولد عبد العظیم صاحب قوم گوجر پیشہ واقف زندگی عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر ڈاکخانہ چک سکندر ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو کہ ساڑھے پانچ بیگھہ زمین بارانی جو میری ملکیت ہے جس کی قیمت مبلغ ایک ہزار روپیہ فی بیگھہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد یا رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد مبلغ -/۶۰ روپے جو کہ مجھے بطور الاؤنس وقف جدید کی طرف سے ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کا بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ آمد میں کمی بیشی کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس کے مطابق یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(چندہ شرط اول -/۱ روپیہ)

العبد :۔ عبد اللطیف ولد عبد العظیم سکنہ چک سکندر۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل کھاریاں۔ ضلع گجرات۔ حال معلم وقف جدید ربوہ

گواہ شد :۔ صوفی عبد الغفور وصیت نمبر ۱۴۳۸۵ کارکن دفتر وقف جدید ربوہ

گواہ شد :۔ خاکسار فضل القادر وصیت نمبر ۱۵۸۴۹ معلم وقف جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۴۷۰ :۔ میں سکینہ بیگم بیوہ بابو محمد اعظم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مردان ڈاکخانہ مردان ضلع مردان۔ حال ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ اس وقت بھائی کی امداد پر ہے جو مجھے بصورت نان نفقہ امداد دیتا ہے۔ دیگر میری کوئی آمدن نہیں ہے۔ اگر کوئی آمدن پیدا ہوئی تو اس پر بھی مندرجہ ذیل وصیت حاوی ہوگی۔

۱۔ میرا مہر ایک ہزار روپیہ تھا جو کہ میرے مرحوم خاوند نے زندگی میں ادا نہ کیا۔ وفات کے بعد تو ادائیگی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

۲۔ سلائی کی ایک مشین جس کی موجودہ قیمت یکصد پچاس روپے ہے۔

۳۔ ایک عدد بجلی کا پنکھا (ٹیبل فین) جس کی موجودہ قیمت یک صد پچاس روپے ہے۔

۴۔ طلائی کانٹے قیمتاً یک صد روپے دو عدد طلائی انگوٹھیاں قیمتاً یک صد روپے گھر کے برتن اندازاً قیمت یک صد روپے اس کل سامان کی قیمت جس کا اندازہ چھ صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور وصیت کے منظور ہو جانے پر اپنی سونے کی دو انگوٹھیاں مذکورہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں گی۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ بعد از وفات ثابت ہو۔ تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ :۔ سکینہ بیگم بیوہ بابو محمد اعظم مکان نمبر ۱۴ محلہ دار الیمن ربوہ۔

گواہ شد: عطاء اللہ جان بھٹی کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

گواہ شد :۔ جمعدار فضل دین کوارٹر نمبر ۴۹ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ۔

دعائے مغفرت!

خاکسار کی ہمشیرہ نظام بی بی مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۶۶ء کو بعمر ۲۲ سال بشیر آباد فارم سندھ میں بچہ کی پیدائش کے پانچ دن بعد وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ بہت نیک پابند صوم و صلوٰۃ اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز بچہ کی درازی عمر کے لئے اور نیک و صالح ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الخالق موضع بھبوال ضلع جہلم)

کوئٹہ کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
رحمٰن برادرز
نیوز ایجنسیز۔ طوغی بازار
کوئٹہ
سے حاصل کریں (منیجر)

قبل از وقت بڑھاپے کے لئے
ہیلتھی کورس
بے مثال دوا
ہے۔ تجربہ کے لئے ایک روپیہ۔ مکمل کورس دس روپے۔ سٹاکسٹ :۔ لائف میڈیکل سٹور چوک گھنٹہ گھر ملتان۔
تیار کردہ :۔ پام ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشن نگر لاہور

نمایاں کامیابی!

عزیزم مسعود احمد پرویز سٹوڈنٹ انجینئرنگ یونیورسٹی نے مائننگ گروپ میں سیکنڈ ایر کا امتحان پاس کیا ہے اور یونیورسٹی میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ آئندہ کے لئے اعلیٰ ترقیات اور کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احمد ثاقب)

دلفریب زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۲۳

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں (مکمل کورس بیس روپے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملتان کی مقامی جماعت اور ضلع کی جماعتوں کی طرف سے

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے پینسٹھ (۶۵) ہزار روپیہ سے زائد کا گرانقدر وعدہ

محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ضلع کی جماعتوں کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کا وعدہ لکھوایا تھا بعد میں جو تفصیلی وعدے گزشتہ ماہ تک موصول ہوئے ان کی میزان سوا تیرہ ہزار روپیہ کے قریب تھی۔ اس صورت حال کے پیش نظر خاکسار ۱۶ ستمبر بروز جمعہ ملتان پہنچا۔ خطبہ جمعہ میں احباب جماعت جو شہر اور چھاؤنی اور کچھ مضافات سے آئے ہوئے تھے کے سامنے سارے ضلع کے وعدوں کی پوزیشن رکھتے ہوئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک پر پرجوش مخلصانہ لبیک کہنے کی تحریک کی۔ بعد نماز جمعہ متعدد دوستوں نے سابقہ وعدوں پر اضافے اور نئے وعدے لکھوائے۔ سب سے پہلے محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت نے پانچ ہزار روپیہ کا وعدہ پیش کیا اور چوہدری عبداللطیف صاحب جنرل سیکرٹری نے تین ہزار کا وعدہ پیش کیا۔ پھر شہر اور چھاؤنی کے مختلف حلقوں میں محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر ضلع، مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب جنرل سیکرٹری مکرم مرزا محمد اسلم صاحب اور مکرم سید محمد انور صاحب ہاشمی مقامی سیکرٹری فاؤنڈیشن کی معیت میں رات دس بجے تک انفرادی طور پر ملاقاتیں کیں اگلے دن مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد کو ساتھ لے کر تاجر احباب سے مل کر وعدہ جات میں اضافے حاصل کئے گئے۔

مورخہ ۱۸ ستمبر کو بروز اتوار محترم امیر صاحب ضلع۔ محترم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب مکرم سید محمد انور صاحب ہاشمی اور محترم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد کو ساتھ لے کر ہم دنیاپور جو ملتان سے ۶۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے بارہ بجے کے قریب پہنچے۔ دنیاپور کا پہلا وعدہ تین سو روپیہ کا تھا۔ مکرم شیخ محمد اسلم صاحب تاجر کے مکان پر جماعت کے سب دوستوں کو اکٹھا کیا گیا اور ان میں فاؤنڈیشن کے متعلق تحریک کی گئی چنانچہ مکرم شیخ محمد اسلم صاحب نے اپنی طرف سے سب سے پہلے تین ہزار کا وعدہ لکھوایا۔ پھر ان کے بڑے لڑکے برادرم شیخ محمد سلیم صاحب نے ایک ہزار اور ان کے بعد مکرم شیخ محمد منیر صاحب نے تین ہزار کا وعدہ لکھوایا۔ اسی طرح دوسرے احباب نے کم و بیش اپنی استطاعت سے بڑھ کر بہت اخلاص سے وعدے لکھوائے۔ اس طرح جماعت دنیاپور کا وعدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تین سو سے بڑھ کر ساڑھے دس ہزار ہو گیا۔ فالحمد للہ

رات کو واپس ملتان پہنچے اور اگلے دن مورخہ ۱۹/۹/۶۶ کو خاکسار خانیوال پہنچا۔ محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر ضلع باوجود کمزوری صحت اور اپنے کام کا ہرج کر کے اس سفر میں بھی میرے ساتھ گئے اور مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد[illegible]۔ یہاں بھی دوستوں نے بڑھ چڑھ کر وعدے پیش کئے۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے ۱۲۰۰/- روپے کا وعدہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے اور حکیم ضیاء الحسن صاحب نے اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ پیش کیا۔ دوسرے احباب نے بھی کم و بیش رقوم کے وعدے لکھوائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے ضلع ملتان کے وعدوں کی پوزیشن جماعت وار حسب ذیل ہو گئی ہے:-

۱۔ ملتان شہر و چھاؤنی	..	۲۷۴۹۸	روپے
۲۔ دنیاپور	..	۱۰۵۰۰	"
۳۔ خانیوال	..	۶۴۵۰	"
۴۔ چاہ گھنے والا و شجاع آباد	..	۵۲۱	"
۵۔ چاہ 8-R/14 مخدوم پور	..	۶۰۰	"
۶۔ پیراں غائب	..	۶۵۰	"
۷۔ جودھپور (علی پور)	..	۳۰۰	"
۸۔ چک نمبر ۳۹۰	..	۵۰۰	"
۹۔ باگڑ سرگانہ	..	۲۶۳	"
۱۰۔ میاں چنوں	..	۶۹۳	"
۱۱۔ وہاڑی	..	۶۸۹۸	"
۱۲۔ کبیر والا	..	۳۸۰	"
میزان:-	..	۶۵۲۵۲	"

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان جماعتوں اور مخلص دوستوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایثار کو قبول فرمائے اور ہر طرح اپنی برکتوں سے نوازے محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب بالخصوص اور اسی طرح وفد کے دوسرے ممبر جو خاکسار کے ساتھ ہو کر اپنے کاموں کو چھوڑ کر جماعتوں میں گئے۔ دعاؤں کے مستحق ہیں۔ الحمدللہ کہ اس مختصر دورہ اور مہم سے ضلع کی جماعتوں کا وعدہ سوا تیرہ ہزار سے بڑھ کر ۶۵۲۵۲ روپے ہو گیا۔ ابھی مزید وعدوں کی گنجائش ہے اس تازہ صورت حال کو دیکھ کر محترم امیر صاحب کا خیال تھا کہ اس وعدہ میں مزید خاطر خواہ اضافہ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضلع ملتان کی جماعتوں کی طرف سے فاؤنڈیشن کی تحریک میں ایک لاکھ روپیہ داخل کیا جا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ان نیک ارادوں کی تکمیل کے بابرکت اسباب پیدا کرے اور احباب کو ایثار و قربانی کرنے کی خاص توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نیویارک ۲۹ ستمبر۔ وزیر خارجہ جناب سید شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ بھارت سے ہمارے اچھے تعلقات قائم نہیں ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ بھارت کشمیر کے معاملے میں ہٹ دھرمی سے کام لے رہا ہے۔ پاکستان اور بھارت اس معاہدہ کے پابند ہیں کہ کشمیریوں کو اپنے مستقبل کے فیصلے کا حق دیں۔ لیکن بھارت نے اس معاہدہ پر عمل درآمد کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ مشرقی یورپ کے ملکوں سے پاکستان کے روابط کے فروغ پر وزیر خارجہ نے اطمینان کا اظہار کیا۔

وزیر خارجہ نے کل مشرقی یورپ کے اخباری نمائندوں سے گفتگو میں کہا کہ اگر ویت نام کی جنگ (بند کرانے) پر غور کرنے کے لئے ایشیائی ملکوں کی کانفرنس بلائی جائے۔ تو اسے کشمیر جیسے دوسرے تنازعات جن سے ایشیا کے امن کو خطرہ ہے کے تصفیے پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے مسئلہ کشمیر کے حل میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔

نیویارک۔ ۲۹ ستمبر۔ پاکستان نے کہا ہے کہ بھارت اعلان تاشقند کی خلاف ورزی کر رہا ہے گزشتہ روز وزیر خارجہ جناب پیرزادہ نے روسی وزیر خارجہ گرومیکو سے طویل ملاقات کی تھی۔ جس میں انہوں نے اپنی حکومت کے موقف اور بھارت کے معاندانہ رویے سے روسی وزیر خارجہ کو آگاہ کیا۔ ایک پاکستانی ترجمان نے بتایا کہ وزیر خارجہ نے مسٹر گرومیکو کو بتایا کہ بھارت اعلان تاشقند کی پابندی کے دعوے کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ بھارت مقبوضہ کشمیر کو مکمل طور پر اپنا ایک حصہ بنانے کے لئے اقدامات کر رہا ہے جو تاشقند کے سمجھوتے کی واضح خلاف ورزی ہے وزیر خارجہ نے جو آج جنرل اسمبلی سے خطاب کرنے والے ہیں گزشتہ روز روسی وزیر خارجہ کے اعزاز میں ڈنر دیا تھا۔

راولپنڈی ۲۹ ستمبر۔ پاکستان نے مغربی جرمنی کے خلاف دوسرا ٹیسٹ میچ صفر کے مقابلے میں ایک گول سے جیت لیا۔ یہ فیصلہ کن گول وقفہ کے بعد کھیل کے ۲۵ ویں منٹ میں سنٹر فارورڈ وحید نے کیا۔ کھیل کے دوران تماشائیوں نے شروع سے آخر تک زبردست جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔

ڈھاکہ ۲۹ ستمبر۔ گورنر مشرقی پاکستان جناب عبدالمنعم خان نے کہا ہے کہ وہ چین میں کمیون سسٹم کا مطالعہ کریں گے نیز سیلاب کی روک تھام اور خوراک میں چین کی خود کفالت کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں گے۔ جناب عبدالمنعم خان کل صبح ڈھاکہ سے چین روانہ ہو گئے وہ چین کے قومی دن کی تقاریب میں پاکستان کے خیرسگالی وفد کی قیادت کریں گے۔ انہوں نے روانگی سے قبل ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر اخباری نامہ نگاروں کو بتایا میں صدر ایوب کی جانب سے اپنے عظیم دوست ملک چین کے رہنماؤں اور عوام کے نام خیرسگالی اور دوستی کا پیغام لے کر جا رہا ہوں۔

کھٹمنڈو ۲۹ ستمبر۔ نیپال کے پہاڑی علاقے میں چٹانیں گرنے سے ۱۶ افراد زندہ دب کر ہلاک ہو گئے ان میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ اتوار کو شدید بارشوں کے سبب متاثرہ گاؤں کے ۲۵ مکانات منہدم ہو گئے۔ اور کئی مویشی مر گئے۔

واشنگٹن ۲۹ ستمبر۔ امریکہ نے انڈونیشیا کو ہنگامی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مزید برآں امریکہ میں انڈونیشی باشندوں کو پھر سے تربیت دینے کا سلسلہ بھی شروع ہو جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار انڈونیشیا کے وزیر خارجہ آدم ملک نے امریکی حکام سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد کیا ہے۔

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ بھارتی حکومت نے مرکز کے سال رواں کے اخراجات میں ایک ارب ایک کروڑ روپے کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲